حضرت فاطمہ زہراء(س) کی مظلومانہ شہادت کی مناسبت پر پانچ(5) پیغام

<"xml encoding="UTF-8?>

مقدمہ

قال رسول اللہ (ص) فاطمة بضعة منّی من آذاھا فقد آذانی---(1)
ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ(ص) نےفرمایا :"فاطمہ میرا پارۂ جگر ہے جو اس کو اذیت پہنچائے گا وہ میری اذیت کا باعث بنے گا۔
گزشتہ چند سالوں سے، ایام فاطمیہ خصوصا فاطمیہ دوم کے موقع پراور بالخصوص حضرت صدیقہ طاہرہ(س) کی شہادت کے روز یعنی 3/جمادی الثانیہ کے دن ہمارے ملک میں ایک خاص ماحول ہوتا ہے، دوکانیں بند ہوتی ہیں، ماتمی دستہ سڑکوں پرنوحہ خوانی و سینہ زنی کرکے ،جگر گوشہ رسول(ص)، زوجہ علی مرتضی (ع) (2) اورمادر ائمہ(ع) کا سوگ مناتے ہیں۔
وہ خاتون جس کے دروازے پر کھڑے ہو کر پیغمبر اسلام(ص) بلند آواز سے فرماتے تھے: "السلام علیکم یا اھل بیت النبوۃ..." (3) اے اہل بیت نبوت تم پر سلام ہو
اس طرح، اپنےبعد آنے والوں کے لئے اتمام حجت کر رہے تھے کہ جن اہل بیت کے متعلق میں بارہا تاکید کرتا رہاھوں وہ یہی افراد ہیں کہ جن میں حضرت زہراء(س) کو مرکزیت حاصل ہے لیکن ابھی غروب خورشید نبوت کو چند روز بھی نہ ہوئے تھے کہ ایک دوسرا عظیم سانحہ عالم اسلام میں رونما ہواجس کی وجہ سے حضرت زہرا(س) جوانی کے عالم میں (4) ہی، بدطینت افراد کے مظالم کی تاب نہ لا کراس دنیا سے گزرگئیں جس کے بعد میدان جنگ کے شہسوار،حضرت علی(ع) کی کمر ٹوٹ گئی۔
جس وقت آپ(ع) نے زہراء مرضیہ کےبدن مطہر کو رات کی تاریکی میں مخفیانہ طور پر سپرد لحد کیا (5) تو غم و اندوہ سے آپ کا دل بھر آیا، مولائے متقیان،خداوند کی بارگاہ میں نماز کےلئے کھڑے ہوتے تھے تو آواز دیتےتھے: خدایا ! خاندان نبوت کی کیا یہ آخری مظلومیت تھی؟
افسوس صد افسوس ایسا نہیں تھا بلکہ جنگ صفین، جنگ نہروان اور جنگ جمل جیسے واقعات،حضرت امام حسن(ع) کی مظلومیت اور امام حسین(ع) اور آپ(ع) کے اولاد و اصحاب کی شہادت، الغرض تمام ائمہ(ع) کی مظلومیت، اسی مظلومیت کی ایک کڑی تھی۔ لیکن ظلم بالائے ظلم تو یہ ہے کہ کسی مظلوم پر ہونے والے مظالم کا انکار کیا جائے۔
ایک اور بڑاحادثہ جو رونما ہونے والا تھا،وہ یہ تھا کہ کچھ لوگ حضرت زہراء(س) کی شہادت اور مظلومیت کو مورد شک و تردید قرار دے کر آپ(س) پر ہونے والے ظلم وستم کا انکار کرنا چاہتے تھے۔
لیکن مراجع کرام منجملہ حضرت آیۃ اللہ العظمی فاضل لنکرانی(مد ظلہ) کی بیداری نے اس خطرناک منصوبہ کو خاک میں ملا دیا، اور روز شہادت حضرت زہراء(س) کو عاشوراء قرار دے کر لوگوں کو عزاداری و مجالس عزا برپا کرنے کی دعوت دے کر اس بات کا اعلان کیا کہ اگر ہم اس زمانےمیں نہیں تھے اور اہلبیت(ع) پرہونے والے مظالم

کا دفاع نہیں کر سکے تو آج عزاداری، سینہ زنی اور جلوس عزا نکال کر، حضرت زہراء(س) کی مظلومیت کو فراموش نہیں ہونےدیں گے۔
حضرت آیۃ اللہ العظمی فاضل لنکرانی(مد طلہ) کئی سالوں سے حضرت صدیقہ کبری فاطمہ زہرا(س) کی شہادت کی مناسبت پر،لوگوں کو اس روح فرسا مصیبت پر عزاداری و سوگواری کی ترغیب دلانے کے لئے پیغام صادر فرماتے تھے ؛جن کو ہم یکجا کرکے محبان و دوستداران عصمت و طہارت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔
امید ہے کہ ہماری یہ ناچیز کوشش درگاہ احدیت میں مقبول ہو اور مظلومۂجہان اور ان کے فرزند دلبند حضرت ولی عصر(عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کی خوشنودی کا باعث ہو۔

پیغام 1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ و السلام علی سیدنا محمد و آلہ الطاھرین سیما الصدّیقۃ الشھیدۃ فاطمۃ الزھراء واللعن علٰی اعدائھم اجمعین
یہ ایام عظیم المرتبت خاتون، بانوی جہان اسلام حضرت فاطمہ زہرا(س) کی شہادت کے ایام ہیں، آپ(س) کی ذات والامقام ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کے وجود مبارک کے تمام ابعاد اھل فکر و بصیرت کے لئے ابھی تک روشن نہیں ہو سکے ہیں۔ اس کو فاطمہ کہا جاتا ہے؛اس لئے کہ بشر اس کی حقیقی معرفت سے محروم ہے (6)۔ وہ ذات کہ جس کی ناراضگی، خدا و پیغمبر(ص) کی ناراضگی ہے، اور جس کی خوشنودی خدا و رسول (ص) کی خوشنودی ہے٧۔ ایسی حقیقت کہ جو فقط اہل کساء کا مرکز (8) ھی نہیں بلکہ آیہٴتطہیر میں بھی اسی کو مرکزیت حاصل (9) ہے اوراسی مبارک وجود کو ارادہٴالٰہی کا واسطہ قرار دیا گیا ہے۔
ہم لوگوں کے لئے کہ جن کو بانوی اسلام اور ان کی اولاد طاہرہ کی پیروی کاشرف حاصل ہے، حالات کے مد نظر آپ(س) کے افکار و دستورات سے آشنائی بیحد ضروری ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وظائف کی انجام دھی میں ہم سے کوتاہی ہو جائے۔ ہمارے محترم علماء و خطباء مجالس عزا کو اعلٰی پیمانے پر منعقد کرنے کے علاوہ اس کے علمی و معنوی پہلووٴں پر خاص توجہ دیں، اوربحمد اللہ چونکہ مکتب تشیع استدلال و منطق کا مکتب ہے لہٰذا صاحبان تدبر و انصاف آسانی سے اس طرف مائل ہو جائیں گے۔
آج دشمن اچھی طرح سمجھ چکا ہے کہ اس قوم پر قابو پانے کے لئے اوراس پر مسلط ہونے کے لئے اس کے ایمان و اعتقادات کی لو کو کم کرنا پڑیگا لہٰذا کبھی سید الشہداء(ع) پر گریہ و عزاداری کو بیہودہ کاموں سے تعبیر کرتا ہے اور کبھی حضرت فاطمہ زہراء(س) کی شہادت پر شبہات ایجاد کرتا ہے؛ جب کہ آپ(س) کی شہادت تاریخ اسلام کے حقائق اور مسلمات میں سے ہے۔
دشمن اپنے زعم ناقص میں حضرت(س) کی شہادت میں شبہ تو پیدا کر سکتا ہے لیکن رسول خدا(ص) کے بعد آپ(س) پر ہونے والے مظالم و مصائب (10) کا ہرگز انکار نہیں کر سکتا؛ آپ کا جوانی میں دنیا سے رخصت ہونا (11)، مسجد النبی(ص) میں آپ(س) کا مستدل و شعلہ بیان خطبہ (12)، روز و شب کی آہ و بکا (13) اور حریم ولایت کا مستحکم دفاع (14)، آپ(س) کی مظلومیت کی روشن دلیلیں ہیں،لہٰذا آپ(س) کے شوہر نامدار

اور جہان اسلام آج بھی آپ(س) کی مظلومیت پر عزادار وسوگوار ہیں۔
ان ایام سے والہانہ لگاوٴ کے نتیجہ میں ایران کا اسلامی انقلاب وجود میں آیا اور آج اس کی بقاء بھی اس خاص توجہ کی مرہون ہے، لہٰذا موٴمنین اور محبان اہل بیت(ع) ایام فاطمیہ کو ہر سال، گزشتہ سال سے بہتر طریقہ سے منائیں اور اس ناگوار حادثہ کو دوسرے حوادث میں گم نہ ہونے دیں؛خصوصاً 3/ جمادی الثانیہ کو کہ جس دن حکومت ایران نے عمومی تعطیل کا بھی اعلان کر دیا ہے، خاص اہتمام کریں اس لئے کہ شیعیت کی اصالت آپ(س) ھی کی ذات والا صفات سے وابستہ ہے، اس مقدس راہ میں قدم اٹھائیں اور بروز قیامت آپ(س) اور آپ(س) کی اولاد طاھرہ کی شفاعت و عنایت کے مستحق قرار پائیں۔

پیغام 2

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الأَخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا (15); و قال رسول الله (صلی الله علیه وآله) : فاطمة بضعة منّی من آذاها فقد آذانی (16)
ہم شیعوں کے لئے فخر کی بات ہے کہ ہمارے پاس ایسی شخصیت ہے کہ جو سید ۂ نساء العالمین اور صاحب عصمت و طہارت ہے اور آیہٴتطہیر (١٧) کہ جو پنج تن(ع) کے متعلق نازل ہوئی ہے (18) ، کے مطابق ،ارادہٴالٰہی (ارادہ تکوینی) یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی رجس و پلیدی اور گناہ و معصیت سے مبری ہوں اور طہارت مطلقہ سے آراستہ ہوں۔
وہ ذات کہ جو اس منزل پر فائز ہے کہ جہاں تک ہمارے ناقص افکار کی رسائی ممکن نہیں اور ہماری عقل اس کو درک کرنے سے قاصر ہے (19)۔
وہ راہ ولایت کی پہلی شہیدہ ہیں کہ جس کی فرزندی پر ہمارے ائمہ (ع) ناز کرتے تھے (20)۔
فاطمہ وہ خاتون ہیں کہ جس نے سخت ترین مصائب و مظلومیت خصوصاً پیغمبر(ص) جیسے باپ کے دنیا سے رخصت ہونے کی مصیبت اور دشوارترین حالات کہ جس میں عام انسان بولنے تک کی قدرت نہیں رکھتا ،حکام و بزرگان قوم کے مقابل ایسا خطبہ دیا (21) کہ عقلا جس کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایسے حالات اور ایسے مواقع پر ایک عورت کس طرح ایسا محکم و متقن خطبہ بیان کر سکتی ہے اور وہ بھی توحید،نبوت و امامت سے متعلق ایسے مطالب اور ساتھ ہی ساتھ ان لوگوں کی سر زنش جنھوں نے دنیا کی راحت اور عیش و عشرت کے الٰہی فریضہ کو ترک کر دیا اور ظالم کے ظلم کے مقابلے میں تماشائی بنے رہے ۔
بصد افسوس اس بات کا اعتراف کرنا چاہئے کہ چودہ سو سالوں کے گزر جانے کے بعد آج بھی ہم اس بے مثل گوہر کو نہیں پہچان سکے ہیں اور اس سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ بعض کی جہالت اور نادانی یا نفس پرستی اس بات کا باعث بنی کہ انھوں نےآپ(س) کے مقام و منزلت ہی کو مورد شک و تردید کی نگاھوں سے دیکھنا شروع کر دیا۔
یہ حقیقت ہے کہ ایک معمولی انسان کے لئے یہ سمجھنا دشوار ہے کہ ایک عورت اس مقام و منزلت کی حامل ہو کہ اس کی مرضی خدا کی مرضی کا محور بن جائے (22)۔
ایک مدت سے بہت سے تعصب آمیز مطالب حضرت زہرا(س) کے بارے میں لکھے جا رہے ہیں جن کو سن کر اور

پڑھ کر ہر حقیقت پسند انسان کا دل خون ہو جاتا ہے ۔ سچ ہے کہ امام خمینی (رہ) نے وحدت اسلامی کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے ؛لیکن امام خمینی (رہ) کا مطلب یہ نہیں تھا کہ شیعہ اپنے بنیادی اعتقاد سے بھی دستبردار ہو جائیں اور حضرت زہرا(س) کے متعلق جھوٹی اور غلط باتوں کے سامنے خاموش تماشائی بنے رہیں؛ بلکہ امام خمینی (رہ) کی مراد یہ تھی مسلمان عالم استکبار کے مقابلے میں متحد رہیں تاکہ دشمن اسلام میں رخنہ ایجاد نہ کر سکے ۔

لہذا شیعوں پر فرض ہے کہ 3جمادی الثانیہ جو صحیح روایات (23) کی بنیاد پر حضرت زہرا(س) کی شہادت کی تاریخ ہےاور اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے عمومی تعطیل کا اعلان بھی کیا گیا ہے ،جتنا ممکن ہو اعلی پیمانے پر مجلسیں برپا کریں اور سڑکوں پر جلوس نکالیں تاکہ آنحضرت(س) کا کچھ حق ادا ہو سکے ۔

ظاہر ہے کہ اس امر سے بے توجہی کا نتیجہ بہت برا ہوگا۔

والسلام علی جمیع عباد اللہ الصالحین

محمد فاضل لنکرانی

9اگست 2002 عیسوی

پیغام3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِی الدُّنْيَا وَ الأَخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا . (24) قال رسول اللہ (صلی اللہ علیه وآله): فاطمة بضعة منّی یؤذینی ما آذاها (25)

سال گزشتہ جو اطلاعیہ حضرت زهرا(س) کی شہادت کی مناسبت سے آپ کی خدمت میں پیش هوا اس سے پیوستہ اس سال بھی آپ کی خدمت میں عرض کرتا هوں کہ حضرت زهرا(س) جنهوں نے ولایت کی راہ میں سب سے پہلے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، ان کی یاد منانا ولایت علی(ع) کی بیعت کے مترادف ہے، جس کے ذریعہ خداوندعالم نے دین کو مکمل کیا اور نعمتوں کومنزل اتمام تک پہنچایا(26)۔

وہ فاطمہ(س) کہ جس کی مرضی پیغمبراکرم(ص) کی مرضی ہے اور پیغمبر(ص) کی مرضی خدا کی رضا ہے، جس کاغضب پیغمبر(ص) کا غضب اور پیغمبر کا غضب خدا کا غضب ہے (۲۷)۔

وہ فاطمہ(س) جس کی مادری پر همارے ائمہ(ع)،جوعالم انسانیت کے کامل ترین افراد ہیں، فخر کرتے ہیں (28)۔

وہ فاطمہ(س) جس نے اپنی مختصر سی حیات (29) میں هی شیعیت کو همیشہ کے لئے بقا عطا کیا۔

وہ فاطمہ(س) جس کے روشن و جلی خطبہ (30) نے چاهنے والوں اور دشمنوں کو انکشت بدندان کر دیا۔

وہ فاطمہ جس نے اپنے پدر بزرکوار کی موت کی عظیم ترین مصیبت اور اپنے شوهر نامدار کی مظلومیت کو ،اپنے نالہ وشیون (31) سے تمام لوگوں کو آگاہ کیا،اور آج بھی وہ اندوہ ناک آواز مدینہ کی گلیوں گونج رهی ہے۔

همیں فخر هے کہ دین کے حقیقی معارف آپ(س) کی اولاد طاهرہ کے ذریعہ هی هم تک پهونچے،ایسے معارف جو عقل سلیم کے مطابق اور هر زمانے کے ساتھ سازگار هیں، ایسے جامع معارف جو بشریت کی تمام حوائج کی جواب گو هیں۔ آپ اور آپ(س) کی اولاد کے مکتب سے تمسک کے نتیجہ میں هی ملت ایران کو عزت و استقلال نصیب هوا۔

اسی لئے اسلام کے سخت ترین دشمن اس نتیجہ پر پہونچے کہ اگر اس قوم کو مٹاناھے تو ان سے فاطمیہ، عاشورا اور شعبان و رمضان چھین لیا جائے۔ اس وقت اپنے ناپاک ارادوں کو جامہ عمل پہنایا جا سکتا ھے۔
یہاں پر دوبارہ یادآوری ضروری ہے کہ ایام عزا کا احترام اور مجالس عزا کا انعقاد امام خمینی(رہ) کا وطیرہ تھا۔اور اس عمل کا وحدت اسلامی کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
جس وحدت اسلامی کی امام خمینی(رہ) اور آیة اللہ بروجردی(رہ) تاکید فرماتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ شیعہ اپنے مسلم عقائد سے دستبردار ہو جائیں یا اس کو فراموش کردیں،بلکہ وحدت اسلامی سے مراد تمام مسلمانوں کا عالمی استعمار کے خلاف متحد رہنا ہے جس کا خیال یہ ہے کہ قدرت اور طاقت صرف اس کے پاس ہے اور صہیونیوں کے اشارے پر اسلام کی بنیادوں کو نابود کرنے کی سوچ رہے ہیں۔
لہذا تمام شیعوں پر ضروری ہے کہ 3 جمادی الثانیہ جس دن اسلامی جمہوریہ میں تعطیل کا بھی اعلان کیا گیا ہے ،مجالس منعقد کریں اور سڑکوں پر جلوس نکالیں تاکہ آنحضرت کے حقوق کا ایک تھوڑا سا حصہ ادا کر سکیں ۔
(یریدون لیطفئوا نوراللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون) (32)نور الٰہی ہمیشہ روشن ہے اور جن کے دل تعصب سے خالی ہیں وہ ہمیشہ اس نور سے اپنے دل کو روشنی پہنچایا کرتے ہیں۔

پیغام4

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الأَخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا (33). قال رسول اللہ(صلی اللہ علیه وآله): فاطمة بضعة منی یؤذینی ما آذاها (34)
یہ ایام عصمت کبری حضرت فاطمہ زہرا(س) کی شہادت کےایام ہیں، وہ پاک اور مقدس ذات جوام ابیھابھی ہے اورائمہ معصومین (علیهم السلام) کی ماں بھی ہے (35)
وہ حقیقت جو پنجتن کا مرکز ہے اور خلقت کا عظیم راز ہے جس کو بشریت تو کیا ان کےچاہنے والے بھی نہیں پہچان سکے ہیں۔ وہ انسیہ (36) جس کی نورانی حقیقت جہالت اور ظلم و عناد کی تاریکیوں میں گم ھوگئی اور قیامت تک آشکار نہ ہو سکے گی۔
شیعہ ھی کیا تمام انسانیت اور ملائکہ ان کے وجود پر فخر کرتے ہیں، خداوند عالم کا یہ عظیم تحفہ،یہ کوثر (3۷) جو دین پیغمبر(ص) کی بقاء کا ذریعہ بنا اور جس کے فرزند عالم بشریت کے علوم وکمالات کا سرچشمہ قرار پائے۔
اگر حضرت زھرا(س) کا وجود نہ ھوتا اور یہ گرانمایہ گوھر عالم وجود میں ظھور پذیر نہ ھوتا تو نہ جانے کتنی تاریکی اس عالم امکان میں ھوتی؟! آیۂ مودت (38) کے حکم کے مطابق تمام انسانوں پر واجب ہےکہ دین اسلام کی ھدایت کے بدلے پیغمبراسلام(ص) کے اقرباء اور ان کے اھل بیت(علیهم السلام) سے محبت ومودت رکھیں اور اقرباء میں سب سے بارز شخصیت حضرت زھرا(س) کی ہے (39)۔
اور یہ مودت کا فریضہ ھر زمانے میں ھر انسان کے لئے ہے فقط ان کے زمانے والوں سے مخصوص نہیں ہے۔
حضرت زھرا(س) کی مودت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی یاد کو زندہ رکھا جائے اور ان کے وجود نازنین پر ھونے والی

مصیبتوں (40) کو بیان کیا جائے۔
ھم کبھی ان مصیبتوں کو فراموش نہیں کر سکتے،تاریخ شاھد ہے کہ مختصر سی عمر (41) میں آپ پر کتنے مصائب ڈھائے گئے کہ مولٰی الموحدین حضرت علی(ع) نے آپ کی شھادت کے بعد فرمایا: میرا غم دائمی اور ابدی ھے جو کبھی بھی ختم ھونے والا نہیں ہے (42)۔
کیا مولائے کائنات کے ان الفاظ کے بعد کوئی شیعہ، کوئی پیغمبر(ص) کاامتی اس غم کو فراموش کر سکتا ہے، اور اس سے کریز کر سکتا ہے؟
لہٰذا تمام محبان اھل بیت(ع) پرضروری ہے کہ 3/جمادی الثانیہ بروز بدھ صحیح روایات کے مطابق (43) حضرت زھرا(س) کی شہادت کی تاریخ ہےاور بحمد للہ اسلامی جمھوریہ ایران میں تعطیل بھی ہے لہٰذا بہتر سے بہتر طریقہ سے عزاداری، ماتم اور جلوس وغیرہ کے ذریعہ اس امرکو زندہ کریں اور آنحضرت سے محبت کا اظہارکریں شاید اس طرح ان کے حقوق کا ایک چھوٹا حصہ اداکرسکیں۔

پیغام 5

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
«السلام علیک یا ایتھا الصّدیقۃ الشّھیدۃ (44)»
سیدہٴ نساءالعالمین حضرت زہرا (س)کی شہادت کے ایام قریب ہیں۔
وہ ذات جس پر خداوندعالم کو فخر ہے (45)،جو قلب رسول خدا(ص) کی ٹھنڈک (46) ،امیرالمومنین علی (ع)کی ہمسر اور معصوم اماموں کی ماں ہے (47)۔
وہ ذات جو عالمین کے عورتوں کی سردار ہے۔اگر چہ قرآن میں خداوند عالم نےحضرت مریم(ع) کے لئے فرمایا ہے"واصطفاک علٰی نساء العالمین" (48) کہ مریم عالمین کی عورتوں میں سب سے بہتر ہیں لیکن معتبر روایات کی روشنی میں جناب مریم(ع)کے برتری کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے بغیر شوہر کے حضرت عیسی کو جنم دیا لہذا دنیا میں ان کا کوئی نظیر نہیں ہے۔لیکن حضرت زہرا علم ،عصمت ،طہارت اور عبودیت کی وجہ سے تمام عورتوں سے افضل ہیں (49)۔
ضروری ہے کہ تمام مسلمان 3جمادی الثانیہ حضرت زہرا(س) کی شہادت کی مناسبت سے مجلسیں برپا کریں جلوس نکالیں اور اس دن عاشور کی طرح عزاداری منائیں۔بحمداللہ ادھر چند سالوں سے محبان حضرت زہرا(س) اس فریضہ کو بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں ۔واضح رہے کہ حضرت زہرا (س) کا احترام حقیقت میں پیغمبر اسلام(ص) کی تعظیم اور ان کا احترام ہے۔
ایران کی عظیم قوم اہلبیت(ع) کے دامن سے متمسک رہ کر (50) انقلابی میدان میں ہمیشہ اسی طرح پیش پیش رہےگی ۔اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہماری کامیابی کا رازیہ ہے کہ ہم معصوم اماموں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پاک اور مقدس ذوات سے وابستہ ہیں اور حقیقی شیعیت و اسلام ناب ھی ہماری شناخت ہے۔خداوند ہمیں اپنے کوثر یعنی حضرت فاطمہ زہرا(س) (51) کی عنایات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند فرمائے۔

حواشی

ا۔ یہ روایت مختلف عبارات میں نقل ہوئی ہےکہ جن میں سےبعض کےمصادر کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے:

1 ـ «فاطمة بضعة منّی، من آذاها فقد آذانی»: فضائل اهل البیت (علیهم السلام): 240 ح 375، المستدرک علی الصحیحین 3:173 ح 4750، السنن الکبری بیهقی 15:276 ح 21460 ، کنزالعمال 12: 111 ح 34241،کتاب سلیم بن قیس 2:869 ح 48، شرح الاخبار 3:30 ح 970، امالی صدوق: 165 ح 163 با اضافه ای، کفایة الاثر: 65، دلائل الامامة: 135 ح 43، تفسیر روض الجِنان و روح الجَنان 4:318، مناقب ابن شهرآشوب 3:332، کشف الغمة 2:92 ـ 93، بحارالانوار 43:39 ح 40 و ص 54 ح 48 و ص 76 ح 63 و ص 80 ح 68، احقاق الحق 10:209ـ211 و ج 19:77، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (علیها السلام)1:150 و ج 2:1050 .

2 ـ «فاطمة بضعة منّی، یؤذینی ما آذاها»، فضائل اهل البیت (علیهم السلام): 241 ح 378، صحیح مسلم 4: 1512 ح 94/2449، سنن ترمذی 5:698 ح 3878، اور اس کےبعد یہ جملہ نقل ہوا ہے «وینصبنی ما انصبها»، المستدرک علی الصحیحین 3:173 ح 4751، اور اسی طرح اس کے ضمن میں یہ جملہ بھی منقول ہے «وینصبنی ما انصبها»، التفسیر الکبیر فخر رازی 9:595، تفسیر غرائب القرآن 6:74، کنز العمال 12: 107 ح 34215، اور اسی طرح اس کے ضمن میں یہ جملہ بھی منقول ہے «وینصبنی ما انصبها »، معانی الاخبار : 303 ح 1 و2. اعلام الوری 1:294، بحارالانوار 43: 26 ح 26 اور اس کے بعد یہ جملہ منقول ہے « ویسرّنی ما سرّها و...»، احقاق الحق 10: 209 ـ 210، و ج 19:78، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (علیها السلام)1: 145 ح 8 ـ 11، مسند فاطمة (علیها السلام) عطاردی: 336 ح 7 .

3 ـ « فاطمة بضعة منّی، یربینی ما رابها (ارابها) ویؤذینی ما آذاها»: فضائل
اہل البیت (علیہم السلام): 242 ح 379، صحیح بخاری 6: 193 ح 5230، صحیح مسلم 4:1512 ح 93/2449، سنن ترمذی 5:698 ح 3876، حلیة الاولیاء 2:40، اسد الغابة 6:225 رقم 7175، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1 : 53 ، ذخائر العقبی: 37 ـ 38، تہذیب الکمال 22: 388 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3 : 425 رقم 114، البدایة والنہایة 6: 326،کنزالعمال12:112ح34243، شرح الاخبار 3:60 ح 981، مناقب ابن شہرآشوب 3:332، بحارالانوار 43:39 ح 40 ، احقاق الحق 10: 190 ـ 199، و ج 19: 83ـ84، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1:145 و 150، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 336 ح 8 .

4 ـ «فاطمة بضعة منّی، فمن اغضبها اغضبنی»: صحیح بخاری 4:252 ح 3714 و ص 264 ح 3767، کنز العمال 12: 108 ح 34222 ، جامع الاحادیث 6:258 ح 14724،
شرح الاخبار 3:31 ح 972 و ص 61 ح 983، مناقب ابن شہرآشوب 3:332، بحارالانوار 43: 39 ح 40، احقاق الحق 10:206 ـ 208، و ج 19: 87 ـ 90، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)1:150 ، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 334 ح 3 و ص 335 ح 6

البتہ یہ روایت اور بہت سی تعبرات میں وارد ہوئی ہے کہ تقریبا 3 ٥ موارد کو ملاحظہ کیا گیا کہ جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں لیکن اختصار کی وجہ سے تمام کو ذکر کرنے سے قاصر ہیں، محقق کی سہولت کے لئے ذیل میں فقط کتابوں کے نام کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

صحیح مسلم 4:1512 ـ 1513 ح 94 ـ 96/2449، صحیح بخاری 4:255 ح 3729، فضائل اہل البیت (علیہم السلام): 240 ـ 249 ح 374 ـ 378، الجامع الکبیر ترمذی 6:173 ح 3868، المستدرک علی الصحیحین 3:172 ـ 173 ح 4747 و 4749، حلیۃ الاولیاء 2:40 ـ 41 ، و ج 3: 206، السنن الکبری بیہقی 10:206 ح 13680، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 53 ـ 54، 60، 62، مناقب خوارزمی: 353 ح 364 ، ذخائر العقبی: 37 ـ 38، سیر اعلام النبلاء 3: 428، 433 رقم 114، مجمع الزوائد 9: 203 ، کنز العمال 12: 106 ـ 114، و ج 13: 674 ح 27726 و ص 678 ح 37735، 37736 و 37737 ، جامع الاحادیث 6: 258ح14724و14725، قرب الاسناد: 112 ح 389، شرح الاخبار 3:64 ح 987، علل الشرائع 1:220 ب 149 ح 2، امالی صدوق: 165 ح 163 و ص 175 ح 178 و ص 575 ح 787، کفایۃ الاثر: 64، امالی مفید: 260، امالی طوسی: 24 ح 30، تلخیص الشافی 3:122، روضۃ الواعظین: 150، مناقب ابن شہرآشوب 3:332 ، کشف الغمۃ 2:92ـ93، بحارالانوار 43:23ـ80، اثبات الہداۃ 1:538 ح 166، احقاق الحق 10:187ـ228 و ج 19:76ـ93، عوالم العلوم فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام)1:143 ـ152، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی : 136 ح 67 و 68 و ص 145 ح 1 و ص 147 ح 4 و ص 163 ح 27 و ص 333 ـ 337 ح 1، 2، 4، 5، 9 ـ 11 و ص 357 ـ 358 ح 1 ـ 4 .

2۔ اس کے منابع حاشیہ 35 میں مذکور ہیں

3۔ یہ روایت بھی مختلف عبارات میں وارد ہوئی ہے، چزئی اختلافات سے صرف نظر اس روایت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، پہلا حصہ اس طرح ہے:

کان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) یمرّ بباب فاطمۃ (علی)... ویقول: الصلاۃ... (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا).

اور دوسرا حصہ اس طرح:

کان النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ) یجیء الی باب فاطمۃ (علی)... ویقول: السلام علیکم... (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ...). لیکن ہم ان تعبیرات کے اختلافات سے صرف نظر،دونوں حصوں کے منابع کو ذکر کریں گے۔

پہلے حصہ کے منابع: فضائل اہل البیت (علیہم السلام): 250 ح 390 و 391، مسند احمد 4:516 ح 13730 و ص 568 ح 14042، سنن ترمذی 5:352 ح 3219، جامع البیان 12: 11 ح 28492 و 28494، مشکل الآثار 1: 331 ح 784، المستدرک علی الصحیحین 3: 172 ح 474 8 ، شواہد التنزیل 2: 18 ـ 138 ح 637 ـ 644، 665، 667، 695، 772 و 773، مناقب خوارزمی: 60 ح 29، اسد الغابۃ 6:226 رقم 7175، ذخائر العقبی: 24 ـ 25، تہذیب الکمال 21:187 ـ 188 رقم 7921 و ج 22: 389 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3:434 رقم 114، البدایۃ والنہایۃ 8:194، مجمع الزوائد 9:168 169 ، الدر المنثور 5:538 و ج 6:533 ـ 535، کنزالعمال 13:646 ح 632 37632، فتح القدیر 4:396 و ج 4:280 .
امالی صدوق 208 ح 230، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)1:240 ، امالی مفید: 318 ح 4، الشافی فی الامامۃ 3:136، امالی طوسی: 89 ح 138 و ص 565 ح 1174، تلخیص الشافی 2:253 ، مجمع البیان 7:59، جوامع الجامع 2:444، تفسیر روض الجِنان و روح الجَنان 15:419 ـ420، متشابہ القرآن ومختلفہ 2:63، تفسیر البرہان 3:790 ح 7083، بحارالانوار 10:142 ح 5، و ج 16: 203، و ج 25 ـ 212 و ص 237 ح 21، و ج 35:207 ح 3 و ص

223 ح 30 و ص 227، و ج 36:37 ح 3، و ج 43: 53 ح 48، و ج 72: 154، و ج 82: 191 ـ 192، و ج 86 : 246 ح 6، تفسير نور الثقلين 3:408 ـ 410 ح 186، 191، تفسير كنز الدقائق 6:343.
احقاق الحق 2:502 ـ 503، 515، 518، 526، 529، 531 ، 533 ، 536 ، و ج 3: 529 ـ 530، و ج 9: 47 ـ 48، 50 ـ 51، 55، 61 ـ 62، و ج 14 : 49 ، 57 ـ 59، 67 ـ 68، 79 ـ 81، 103، 105، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (عليها السلام)1:112 ، مسند فاطمہ (عليہا السلام) عطاردی: 140 ح 76 و ص 275 ح 59 و ص 277 ح 62 .
دوسرے حصے کے منابع: مشكل الآثار 1:231 ح 785، شواہد التنزيل 2: 46 ـ 83 ح 666 ، 694 ، 696 و 703، مقتل الحسين (عليہ السلام) خوارزمی 1: 67، مناقب خوارزمی: 60 ح 28، مجمع الزوائد 9: 168 ـ 169، الدر المنثور 6: 534 ـ 535.
تفسير فرات كوفی: 338 ـ 339 ح 461 ـ 463، تفسير قمی 2:67، امالی طوسی: 251 ح 447، كشف الغمة 2:83، تفسير البرہان 3:790 ـ 791 ح 7084 و 7086، تفسير نور الثقلين 3:408 ـ 410 ح 188 و 192، بحارالانوار 43: 53، و ج 25: 220 ح 19، و ج 35: 207 ح 2 و ص 209 ح 8 و ص 213 ح 16 و ص 214 ح 18 و ص 216 ح 20 ، تفسير كنز الدقائق 6: 342 ـ 343 .
احقاق الحق 2 : 520 ، 526 ، 548 ، و ج 3: 529، و ج 9: 48 ـ 51، 54، 62 و 64، و ج 14: 51 ـ 52، 67 و 79 ـ 82، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (عليہا السلام) 1: 112 ، مسند فاطمة (عليہا السلام) عطاردی، 268 ح 43 و ص 273 ح 53 .
۴ . تاريخ طبری 3:240، المستدرک علی الصحيحين 3:176 ح 4761، الاستيعاب: 928 رقم 3411، مقتل الحسين (عليہ السلام) خوارزمی 1 : 83 ، اسد الغابة 6:228 رقم 7175، كامل ابن اثير 2: 200، سير اعلام النبلاء 3:430 ـ 431 رقم 114، البداية والنہاية 6:327 .
اصول كافی 1 : 458 ، مصباح المتہجد: 793، دلائل الامامة: 79 ح 18 و ص 134 ح 43، كشف الغمة 2: 75 و 129 ، مصباح كفعمی: 522، بحارالانوار
43: 6 ـ 10 ح 16، احقاق الحق 10: 11 ـ 12، و ج 19: 175، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (عليہا السلام) 1: 45 ـ 52 ح 1 ـ 24، مسند فاطمة (عليہا السلام) عطاردی: 7 ـ 13 ح 1 ـ 12.

۵. صحيح بخاری 5: 98 ح 4241، تاريخ طبری 3:240، المستدرک علی الصحيحين 3:177 ـ 179 ح 4763، 4764 و 4769، حلية الاولياء 2:43، السنن الكبری بيہقی 5: 256 ح 6759 ـ 6761 و ص 359 ح 7030، الاستيعاب: 927 ـ 928 رقم 3411، مقتل الحسين (عليہ السلام) خوارزمی 1:82 ـ 83 و 86، كامل ابن اثير 2: 200 ، ذخائر العقبی: 53 ـ 54، تہذيب الكمال 23: 39 رقم 8488، الجواہر النقی ـ در حاشيہ سنن الكبری بيہقی (ط ق) 3: 396 چاپ شده، اسد الغابة 6:229 رقم 7175، شرح نہج البلاغة ابن ابی الحديد 6: 46، سير اعلام النبلاء 3:430 رقم 114، البداية والنہاية 6:327 ، مجمع الزوائد 9:211، كنز العمال 13:686 ح 37756 و 37757 .

كتاب سليم بن قيس 2: 870 ح 48، اصول كافی 1:458 ح 3 و 4، شرح الاخبار 3 : 31 ـ32 ح 971 و 972، امالی صدوق: 580 ح 797 و ص 755 ح 1018، علل الشرائع 1: 218 ـ 223 ح 1 و 2، الخصال: 360 ح 50، امالی مفيد: 281 ح 7، الاختصاص: 5، امالی طوسی 109 ح 166 و ص 155 ح 258، رجال كشّی: 6 رقم 13، دلائل الامامة: 133 ح 42 و ص 136 ذيل ح 43 و ص 137 ح 46، روضة الواعظين: 151ـ153، اعلام الوری 1:300، مناقب ابن شہرآشوب 3:362 ـ 364، اقبال الاعمال 3: 161، كشف الغمّة 2:100، 126 و 130، بحار الانوار 43:159 ح 8 و

ص 171 ح 11 و ص 182 ـ 218 ح 16، 18 ـ 21، 29 ـ 31، 34 ـ 37، 39 ـ 41، 44 و 49، احقاق الحق 10: 454 ـ 458، 463 ـ 464، 474، 478 ـ 481، و ج 19: 170، 175 ـ 178.

عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)2: 782 ح 1 و 2 و ص 1057 ح 2، 3، 7 و 8 و ص 1060 ح 2 و ص 1066 ح 13 و ص 1068 ح 3 و ص 1072 ـ 1083 ح 7 ـ 14 و ص 1083 ـ 1104 ح 1، 4 ـ 21، 24، 27، 29 ـ 34 ، 36 ، 38 و 40 و ص 1106 ح 1 و 2 و ص 1109 ح 1 ـ 3، 5 و 6 و ص 1112 ح 3 ـ 6، 8، 11 و 12 و ص 1119 ح 1 و 2 و ص 1121 ح 1 و 2 و ص 1125 ح 1، مسند فاطمة الزہراء (علیہا السلام) عطاردی: 298 ح 1 و ص 393 ـ 401 ح 3، 6، 7، 10 ـ 13 و ص 402 ـ 433 ح 2، 3، 5 ـ 7، 11، 13، 16، 17 ـ 22، 30، 32، 33، 39 ـ 41، 46، 49، 50، 52 ، 56 ، 57 ، 61 ـ 63 .

۶ـ تفسیر فرات کوفی 1: 581 ح 747، بحارالانوار 43: 65 ح 58، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (علیہا السلام) 1: 72 ح 11 و ص 99 ح 7، معجم احادیث الامام المهدی ـ عجّل اللّٰه تعالی فرجه الشریف ـ 5: 502 .

۷ـ المستدرک علی الصحیحین 3: 167 ح 4730، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 52، 60، اسد الغابة 6: 227، ذخائر العقبی : 39 ، تہذیب الکمال 22: 389 رقم 8488، مجمع الزوائد 9: 203، کنز العمال 12: 111 ح 34237 و ج 13: 674 ح 37725 .
شرح الاخبار 3: 29، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام) 2: 42 ح 176، امالی صدوق: 427 ح 622 ، امالی مفید: 95 ح 4، امالی طوسی: 427 ح 954، دلائل الامامة: 146، روضة الواعظین 1: 149، اعلام الوری 1: 294، مناقب ابن شہرآشوب 3: 325، الاحتجاج 2: 103، کشف الغمة 2: 84، 93، بحارالانوار 37: 70 ح 38، و ج 43: 19 ـ 51 ح 2، 4، 8، 12، 26، 43 ، 44 ، 46 و 48، احقاق الحق 10: 116 ـ 122 و 166، و ج 19: 54، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)1: 151 ح 26 و ص 152 ـ 157 ح 31 ـ 34 و 37 و ص 171 ـ 172 ح 1، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 353 ـ 356 ح 1 ـ 9 و ص 432 ح 63 .
۸ و۹ . فضائل اہل البیت (علیہم السلام): 79 ح 102 و ص 89 ـ 90 ح 119 ـ 121 و ص 137 ح 201 و ص 183 ح 273 و ص 195 ح 293 و ص 197 ح 295 و ص 250 ح 390 و 391 و ص 286 ح 454، مسند احمد 1: 709 ح 3062، و ج 4: 516 ح 13730 و ص 568 ح 14042، و ج 6: 45 ح 16985، و ج 10: 177 ح 26570 و ص 187 ح 26612، سنن ترمذی 5: 351 ـ 352 ح 3218 و 3219 و ص 663 ح 3796، جامع البیان 12: 10ـ14 ح 28488 ـ 28506، مشکل الآثار 1: 227 ـ 231 ح 770 ـ 785، مقاتل الطالبیین: 52، المعجم الکبیر 3: 52 ـ 57 ح 2662 ـ 2675، و ج 22: 66 ح 159 و 160، المستدرک علی الصحیحین 3: 158 ـ 160 ح 4705 ـ 4709 و ص 172 ح 4748، شواہد التنزیل 2: 18 ـ 140 ح 637 ـ 774، مناقب خوارزمی: 60ـ63 ح 28 ـ 32، اسد الغابة 6: 226 رقم 7175، ذخائر العقبی: 21 ـ 25، تہذیب الکمال: 21: 187 ـ 188 رقم 7921 و ج 22: 389 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3: 427، 434 رقم 114، مجمع الزوائد 9: 166 ـ 169، الدر المنثور 5 : 538 و ج 6: 531 ـ 535، کنز العمال 13: 644 ـ 646 ح 37628، 37629، 37632، فتح القدیر 3: 396 و ج 4: 278 ـ 280 .

مقتل الحسین (علیہ السلام) ابن اعثم کوفی: 168، تفسیر فرات کوفی: 332 ـ
342 ح 451 ـ 466، تفسیر القمّی 2: 67، 193 ـ 194، امالی صدوق :
208 ح 230 و ص 230 ح 242 و ص 559 ح 746 و 747 و ص 616

ح 843، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)1: 229 و 240، الشافی فی الامامة 3 :
133 ۔ 136، تلخیص الشافی : 241 ، 250 ۔ 253، امالی طوسی: 89 ح
138 و ص 248 ح 438 و ص 251 ح 447 و ص 263 ح 482 و ص
368 ح 783 و ص 549 ح 1168 و ص 565 ح 1174 و ص 599 ح 1243
و ص 608 ح 1254 ، جوامع الجامع 2: 444، مجمع البیان 7: 59 و ج
8: 137 ۔ 138، تفسیر روض الجِنان و روح الجَنان 22: 417 ۔ 420، متشابہ القرآن ومختلفہ 2: 62 ۔ 63، تاویل الآیات: 448 ۔ 451، تفسیر البرہان
3: 790 ۔ 791 ح 7083، 7084، 7086، و ج 4: 442 ۔ 470 ح 8583 ۔
8644 ، بحارالانوار 25: 212 ۔ 249، و ج 35: 206 ۔ 236، تفسیر نور
الثقلین 3: 408 ۔ 410 ح 186، 188، 191 و 192، و ج 4: 270 ۔ 277 ح 84 ۔ 109، تفسیر کنز الدقائق 6: 341 ۔ 343، و ج 8: 155 ۔ 162، احقاق الحق 2: 502 ۔ 558 .

۱0۔ آ پ(س) پر ہونے والے بعض مظالم یہ ہیں،شہزادی کے گھر پر حملہ کرکے اس کو نذر آ تش کرنا، آ پ کو مولائے متقیان کو گھر سےباہر نکالنے پر مجبور کرنا اور آ پ کے ساتھ زد خورد سے پیش آ نا، آ پ کو آ پ کی میراث سے محروم کرنا و۔۔۔ کہ جن میں سے بعض کے منابع کو بیان کیا جا رہا ہے۔

مسند احمد 1: 19 ح 9 و ص 20 ح 14، صحیح بخاری 4: 252 ح 3711 و 3712، سنن ابی داوود 3: 245 ۔ 255 ح 2963 ۔ 2977، تاریخ طبری 3 : 207 ۔ 208، السنن الکبری بیہقی 9:428 ۔ 441 ح 12998 ۔ 13015، تاریخ یعقوبی 2: 126، شرح نہج البلاغة ابن ابی الحدید 2: 21 ۔ 61، و ج 6: 5 ۔ 12 و ص 46 ۔ 52، و ج 16 : 274 ، و ج 17: 168، لسان المیزان 4: 707 رقم 5752، کنز العمال 5: 585 ۔ 637 ح 14040، 14045 ، 14069 ، 14070 ، 14071 ، 14097 ، 14101 ، 14108 ، 14113 ، 14120 ، 14121.

کتاب سلیم بن قیس 2: 583 ۔ 588 ح 4 و ص 672 ۔ 695 ح 13 و 14 و ص 862 ۔ 873 ح 48 و ص 905 ۔ 908 ح 61، تفسیر عیاشی 2:66 ح 76، الکافی 8: 237 ۔ 238 ح 320، الاختصاص: 183 ۔ 187، امالی مفید: 40 ح 8 و ص 49 ح 9 و ص 95 ح 5 و ص 125 ح 3 ، دلائل الامامة: 109 ۔ 129، الاحتجاج 1: 105 ۔ 149، کشف الغمة 2: 100 ۔ 122، بحار الانوار 28: 37 ۔ 412، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 545 ۔ 697، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 358 ۔ 389 ح 1 ۔ 19 و 1 ۔ 24 .

11۔ اس کے منابع حاشیہ ۴ میں مذکور ہیں۔

12۔ مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 77 ۔ 78، شرح نہج البلاغة ابن ابی الحدید 16: 211 ۔ 213 .

شرح الاخبار 3: 34 ۔ 40 ح 974، الشافی فی الامامة 4: 69 ۔ 77، دلائل الامامة: 109 ۔ 119 ، الاحتجاج 1: 131 ۔ 141، کشف الغمة 2: 105 ۔ 118، بحارالانوار 29: 215 بہ بعد، احقاق الحق 10: 296 ۔ 305، و ج 19: 163 ۔ 167، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)2: 652 ۔ 692، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 557 ۔ 575 ح 6 و7

13۔ المستدرک علی الصحیحین 3: 177 ۔ 178 ح 4763، حلیة الاولیاء 2 : 43 ، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 80 و 82، اسد الغابة 6: 228 رقم 7175، ذخائر العقبی: 53، تہذیب الکمال 22: 389 رقم 8488،

البداية والنهاية 6: 327، مجمع الزوائد 9: 212 .

الکافی 4: 561 ح 4، الخصال 1: 27 2 ح 15، روضة الواعظین 1: 150، مناقب ابن شہرآشوب 3: 322، 341 و 362 ، کشف الغمة 2: 124، بحارالانوار 43: 35 ح 39 و ص 155 ح 1 و ص 173 ـ 200 ح 13، 15 ، 16 ، 24 ، 30 ، احقاق الحق 10: 438، 459 ـ 462 و 474، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 783 ح 7 و ص 788 ـ 790 ح 18، 19، 23 ، 25 و 26 و ص 800 ح 3 و ص 1080 ح 13 و ص 1106 ح 1 و 2، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 50 ح 18 و ص 342 ح 1 و ص 404 ـ 429 ح 4، 16، 31 ، 53 و 55 .
۱۴ـ دفاع کے مواقع میں سے ایک موقع، مسجد النبی(ص) میں آ پ کا خطبہ دینا ہے،اور دفاع کا دوسرا موقع وہ ہے کہ جب آ پ کے گھر پر حملہ کیا گیا اور آ گ لگائی گئی اور آ پ کے ساتھ زد و خورد کیا گیا اور حضرت علی(ع) کو بیعت کے لئے مجبور کیا گیا و... کہ جن میں سے بعض کے منابع کو ہم یہاں بیان کر رہے ہیں:
تاریخ طبری 3: 202، تاریخ یعقوبی 2: 126، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 2: 21، 45، 50، 56 ـ 57، و ج 6: 46 ـ 52، لسان المیزان 4: 707 رقم 5752، کنز العمال 5: 632 ح 14113 .

کتاب سلیم بن قیس 2: 583 ـ 588 ح 4 و ص 672 ـ 674 ح 13 و ص 862 ـ 865 ح 48، تفسیر عیاشی 2: 66 ح 76، الکافی 8: 237 ـ 238 ح 320، الاختصاص: 185 ـ 187، الاحتجاج 1: 105 ـ 114 ، 413 ـ 414، نہج الحق وکشف الصدق: 271، بحارالانوار 28: 204 ح 3 و ص 227 ح 14 و ص 322 ح 52 و ص 339 ح 59، و ج 43: 170 ح 11 و ص 197 ح 28 و 29، احقاق الحق 10: 295، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 555 ـ 610، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 359 ـ 371 ح 1 ـ 19 .

۱۵ـ سورہ احزاب 33 : 57 .

۱٦ـ منابع حاشیہ 1 میں گزر چکے ہیں ۱۷ـ المستدرک علی الصحیحین 3:170 ح 4740، حلیة الاولیاء 2: 40 و 42 الاستیعاب: 926 و 927 رقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1:54، 67 و 79، ذخائر العقبی: 43، کنز العمال 12: 110 ح 34232 و 34233

تفسیر عیاشی 1 : 173 ـ 174، امالی صدوق: 78، ح 45 و ص 187 ح 196 و ص 374 ح 471 و ص 574 ح 787، معانی الاخبار: 107 ح 1، علل الشرائع 1: 216، الاختصاص: 37، تفسیر التبیان 2: 456، دلائل الامامة: 81 ح 20 و ص 149 ح 58 و ص 152 ح 66، روضة الواعظین 1: 149، مجمع البیان 2 : 289 ، تفسیر روض الجِنان و روح الجَنان 4: 318، مناقب ابن شہرآشوب 3: 322 ـ 324، الاحتجاج 1: 195، تفسیر البرہان 1: 618، بحارالانوار 37: 36ـ 85 ح 4، 10، 13، 27، 37 ، 38 ، 48 و 52، و ج 43: 21 ـ 78 ح 10، 13، 19، 20، 25، 39، 40، 42، 46، 48، 60، 63 و 65، تفسیر نور الثقلین 1: 336 ـ 338 ح 127 ـ 136، تفسیر کنز الدقائق 2: 83 ـ 85 ، احقاق الحق 10: 27 ـ 51 و ج 19: 18 ـ 20 و 35 ـ 36، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 120 ـ 133 ح 6 ـ 38، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 323 ـ 329 ح 1 ـ 14 .

۱۸ـ سورہ احزاب 33 : 33

۱۹ـ اس کے منابع حاشیہ ۸ و ۹ میں گزر چکے۔

۲0۔ اس کے منابع حاشیہ ٦ میں گزر چکے۔

21۔ بہت سی روایات میں اس مطلب کو بیان کیا گیا ہے، ہم ان میں فقط بعض کو ذکر کریں گے:

مقتل الحسین (علیہ السلام) ابی مخنف: 117، مقاتل الطالبیین: 70، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی: 59 و 71، شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید 6: 49 ـ 50 .

تفسیر فرات کوفی: 246 ح 331 ـ 333، مقتل الحسین (علیہ السلام) ابن اعثم کوفی: 172، تفسیر عیاشی 2: 303 ح 120، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)1: 42 ح 2، امالی مفید: 116 ح 9، ارشاد مفید 2: 15، 97 ـ 98، مناقب ابن شہرآشوب 4: 36 و 51، الاحتجاج 1: 417، 419 ـ 420 و ج 2: 23، بحارالانوار 8: 13 ح 12، و ج 27: 204 ح 7 و ص 207 ح 15 و 16، و ج 44: 49 ح 5 و ص 90 ح 4 و ص 206 ح 2، و ج 45: 6 و 139، احقاق الحق 4: 288، و ج 9: 124 و 199 .

22۔ اس کےمنابع حاشیہ 12 میں درج ہیں ۔

23۔ المستدرک علی الصحیحین 3:167 ح 4730، اعلام الوری 1:294، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 52 و 60، اسد الغابۃ 6:227، ذخائر العقبی: 39، تہذیب الکمال 22:389 رقم 8488، مجمع الزوائد 9:203، کنز العمال 12:111 ح 34237، و ج 13: 674 ح 37725 .

شرح الاخبار 3 : 29 ، امالی صدوق: 427 ح 622، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)2:42 ح 176، امالی مفید: 95 ح 4، امالی طوسی: 427 ح 954، دلائل الامامۃ: 146، روضۃ الواعظین 1:149، مناقب ابن شہرآشوب 3:325، الاحتجاج 2:103، کشف الغمۃ 2:84، 93، بحارالانوار 37: 70 ح 38، و ج 43: 19 ـ 51 ح 2، 4، 8، 12، 26، 43، 44 ، 46 ، 48 ، احقاق الحق 10: 116 ـ 122، و ج 19: 54 ، عوالم العلوم فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام)1:151 ح 26 و ص 152 ـ 157 ح 31 ـ 34 و 37 ، مسند فاطمۃ (علیہا السلام) عطاردی: 353 ـ 356 ح 1 ـ 9 و ص 432 ح 63 .

2۴۔ حضرت فاطمہ زہرا(س) کی شہادت کی تاریخ کے سلسلہ میں مختلف نظریات ہیں کہ جن میں سے بعض کے منابع کو بیان کیا جا رہا ہے:

1۔وہ منابع کہ جن میں آ پ کی تاریخ شہادت 3 جمادی الثانیہ، یا پیغمبر(ص) کی رحلت کے تین ماہ یا ۹۵ روزبعد، بیان کیا جاتا ہے:

تاریخ طبری 3: 240، مقاتل الطالبیین: 49، المستدرک علی الصحیحین
3: 177 ح 4761، دلائل النبوۃ بیہقی 6: 365، الاستیعاب: 926 و 928
رقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 83، اسد الغابۃ 6: 228 رقم 7175، کامل ابن اثیر 2: 200، تہذیب الکمال 22: 389 ـ 390 رقم 8488 ، سیر اعلام النبلاء 3: 430 رقم 114، البدایۃ والنہایۃ 6: 327، مجمع الزوائد 9 : 212.
مصباح المتہجد: 793، دلائل الامامۃ: 79 ح 18 و ص 134 ح 43، اعلام الوری 1: 300، اقبال الاعمال 3: 161،

کشف الغمة 2: 128، مصباح کفعمی: 522، بحارالانوار 43: 9 ح 16 و ص 170 ح 11 و ص 188 ح 19 و ص 196 ح 26 و ص 213 ح 44 ـ 46، احقاق الحق 10: 460 ـ 462، و ج 19: 176، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 784 ح 8 و ص 787 ـ 799 ح 17، 19، 21 ، 27 ، 31 ـ 33، 35، 36، 39، 40 و ص 1089 ح 5، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی 415 ح 24 و ص 419 ح 34 و ص 424 ح 45، و ص 427 ح 51 و ص 428 ح 54 و ص 431 ح 61 و ص 432 ح 63 .

2۔وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۷ ۵، ۷ 2، ۷۵ روز بعد، بتایا گیا ہے:

مروج الذہب 2: 282، الاستیعاب: 926 و 928 رقم 3411، اسد الغابة 6: 228 رقم 7175، ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 390 رقم 8488، البدایة والنہایة 6: 327، مجمع الزوائد 9: 165 ـ 166.

کافی 1: 241 ح 5 و ص 458 ح 1، و ج 4: 561 ح 4، شرح الاخبار 3 : 33 ح 973، کفایة الاثر: 65، دلائل الامامة: 79 ح 18 و ص 134 ح 43 ، روضة الواعظین 1: 143، مناقب ابن شہرآشوب 3: 357، کشف الغمة 2: 129، بحار الانوار 43: 7 ح 8 ـ 10 و ص 9 ح 16 و ص 79 ح 67 و ص 156 ح 3 و ص 180 ح 16 و ص 195 ح 22 و 24 و ص 212 ح 41 ، احقاق الحق 10: 461 ـ 462، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 514 ح 3، و ج 2: 548 ح 4 و ص 788 ـ 797 ح 22، 24، 27، 29 و ص 1115 ح 12، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 133 ح 59 و ص 401 ـ 418 ح 1، 4، 15 و 33 .

3۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۴ ۵ روز بعد، بتایا گیا ہے:

مروج الذہب 2 : 282 ، مقاتل الطالبیین: 49، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 85 ، ذخائر العقبی: 52 .

کتاب سلیم بن قیس 2: 870 ح 48 ، مناقب ابن شہرآشوب 3: 357 و 362، کشف الغمة 2: 126، بحارالانوار 43: 7 ح 8 و ص 180 ح 16 و ص 191 ح 20 و ص 199 ح 29 و ص 212 ح 41 و ص 215 ح 45، عوالم العلوم فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) 2: 548 ح 5 و ص 783 ح 6 و ص 786 ح 12 و ص 798 ح 32 و ص 1080 ح 13 و 14 و ص 1091 ح 6 و ص 1094 ح 10 و ص 1105 ح 5، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 400 ـ 427 ح 11، 15، 39 و 51.

۴۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۱۰۰روز بعد، بتایا گیا ہے:

الاستیعاب: 928 الرقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1:83، ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 390 رقم 8488.
کشف الغمة 2: 129، بحار الانوار 43: 213 ح 44، احقاق الحق 10: 461، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 796 و 797 ح 27 و 31، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 419 ح 34 و ص 433 ح 63 .

۵۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے دو ماہ بعد،بتایا گیا ہے:

المستدرک علی الصحیحین 3 : 178 ح 4766 و 4767، دلائل النبوۃ
بیہقی 6: 365، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 83، تہذیب الکمال
22: 390 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3: 430 رقم 114، البدایۃ والنہایۃ
6: 327.

مصباح الانوار: 259، بحارالانوار 43: 213 ح 44 و ص 217 ح 49 و ج 81: 233 ح 8، احقاق الحق 19: 176، عوالم العلوم فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) 2: 782 ح 4 و ص 785 ح 9 و ص 797 ح 31، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 419 ح 34 و ص 430 ح 59 و 60 .

٦۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۴ ماہ بعد، بتایا گیا ہے:

اعلام الوری 1: 300، مناقب ابن شہرآشوب 3: 357، بحارالانوار 43: 180 ح 16 ، عوالم العلوم فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) 2: 788 ح 20، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی 411 ح 14 و 15 .

٧۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ٦ ماہ بعد، یا 3 رمضان المبارک بتایا جاتا ہے:

صحیح بخاری 5: 98 ح 4241، تاریخ طبری 3: 240، مقاتل الطالبیین: 49، المستدرک علی الصحیحین 3: 177 ح 4761، حلیۃ الاولیاء 2 :

43 ، دلائل النبوۃ بیہقی 6: 365، الاستیعاب: 926، 928 رقم 3411،
مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 80 و 83، اسد الغابۃ 6: 228، 229 رقم 7175، کامل ابن اثیر 2: 200،
شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 6: 46،
ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 389 ۔ 390 رقم 8488، سیر
اعلام النبلاء 3: 430 رقم 114، البدایۃ والنہایۃ 6: 325، 327، مجمع
الزوائد 9: 211 .

مناقب ابن شہرآشوب 3: 363، کشف الغمۃ 2: 100، 128 ۔ 129، بحارالانوار 43: 183 ح 16 و ص 189 ح 19 و ص 200 ح 30 و ص 214
ح 44، احقاق الحق 10: 455 ۔ 459 و 461، و ج 19: 175 ۔ 178، عوالم
العلوم فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) 2: 782 ح 1 ۔ 3 و ص 785 ح 10 و ص 787 ۔
799 ح 14، 15، 18، 27، 28 ، 30 ، 32 ، 37 ، 39 و 40 و ص 1062 ح 5 و
ص 1083 ح 1 و ص 1091 ح 6، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 397 ح 8
و ص 412 ح 19 و ص 415 ح 23 و 24 و ص 416 ۔ 431 ح 28، 31، 37،
39 ، 46 ، 51 ۔ 55 و 61 .

٨۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ٨ ماہ بعد، بتایا گیا ہے:

مقاتل الطالبیین: 49، المستدرک علی الصحیحین 3: 177 ح 4761، دلائل النبوة بیہقی 6: 365، الاستیعاب: 926، 928 رقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 83، ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 390 رقم 8488، البدایة والنہایة، 6: 327 .

بحارالانوار 43: 213 ـ 215 ح 44 و 45، احقاق الحق 10: 461 ـ 462،
و ج 19: 175، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 783 ح 5 و ص 798
ح 31، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 419 ح 34 و ص 428 ح 54 و ص 433
ح 63 .

۹۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو ا 3 ربیع الثانی بتایا گیا ہے:
مناقب ابن شہرآشوب 3: 357، بحارالانوار 43: 180 ح 16، عوالم
العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 797 ح 30، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 411ح 15 .

1۰۔ وہ منابع کہ جن میں آ پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۵ ماہ بعد، یا 21 رجب المرجب بیان کیا جاتا ہے:

سیر اعلام النبلاء 3: 427 رقم 114، مصباح المتہجد: 812، بحارالانوار 43: 215 ح 47، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (علیہا السلام): 2: 798 ح 34، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 406 ح 8 .

2۵۔ سورہ احزاب 33 : 57 .

2٦۔ اس کے منابع حاشیہ 1 میں بیان ہو چکے۔

2۷۔ آ یہٴ اکمال کی طرف اشارہ ہے: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَـمَ دِينًا) سورہ مائدہ 5: 3 .

2۸۔ مائة منقبة: 126 منقبة 61، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 60، فرائد السمطین 2: 607 ح 391، بحار الانوار 27: 116 ح 94 ، احقاق الحق 10: 166، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 171 ـ 172 ح 1 .

2۹۔ اس کے منابع حاشیہ 21 میں بیان ہو چکے۔

3۰۔ اس کے منابع حاشیہ ۴ میں بیان ہو چکے۔

31۔ اس کے منابع حاشیہ 12 میں بیان ہو چکے

32۔ اس کے منابع حاشیہ 1 3 میں بیان ہو چکے۔

33۔ سورہ صفّ 61: 8

۳4. سوره احزاب 33 : 57 .

۳5. اس کے منابع مقدمہ میں بیان ہوچکے ہیں۔

۳6. مقاتل الطالبیین: 46، الاستیعاب: 928 رقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1 : 51 و 59، اسد الغابة 6: 223 رقم 7175، شرح نہج البلاغة ابن ابی الحدید 6: 49 ـ 50، تہذیب الکمال 22: 386 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3: 425 رقم 114، البدایة والنہایة 6: 325، کنز العمال 12: 105 ح 34208 .
تفسیر فرات کوفی: 246 ح 331 ـ 333، تفسیر عیاشی 2: 303 ح 120، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام) 1: 42 ح 2، کفایة الاثر: تقریباً ہمہ آن، امالی مفید : 116 ح 9، مناقب ابن شہرآشوب 3: 357، کشف الغمة 2: 76، بحار الانوار 8: 13 ح 12، و ج 22: 152 ح 4، و ج 27: 204 ح 7 و ص 207 ح 15 و 16، و ج 43: 16 ح 15 و ص 19 ح 19، و ج 102: 180 ، 200 ـ 201 و 220، احقاق الحق 4: 288، و ج 9: 124، 199 و 209، و ج 10: 12، 16 و 113، و ج 13: 77 و 79، و ج 19: 4 و 13، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)1: 89 ح 2 و ص 125 ح 16 و ص 156 ـ 158 ح 1 و 2، و ج 2: 783 ح 7 و ص 900 ـ 902 و ص 1029 ـ 1030، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 28 ـ 29 ح 28 و ص 431 ح 63 و ص 473 ـ 478 ح 1 ـ 6 .

۳7. تاریخ بغداد 14: 288 رقم 6725 و ذخائر العقبی: 26 و 36 و میزان الاعتدال 1: 81 رقم 291 و لسان المیزان 1: 199 رقم 424 میں رجوع فرمائیں۔
تفسیر فرات کوفی: 76 ح 49 و ص 211 ح 286 و ص 216 ح 290 و ص 321 ح 435، امالی صدوق: 175 ح 178 و ص 546 ح 728، التوحید: 118 ح 21، علل الشرائع 1: 218 ح 2، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام) 1: 116 ح 3، معانی الاخبار: 396 ح 53، دلائل الامامة: 146 ح 52 و ص 148 ح 55، مناقب ابن شہرآشوب 3 : 335 ، کشف الغمة 2: 85، تفسیر البرہان 4: 337 ح 8319، بحار الانوار 4: 4 ح 4، و ج 8 : 119 ح 6 و ص 151 ح 89 و ص 189 ح 160، و ج 18: 351 ح 61، و ج 36: 361 ح 232، و ج 37 : 82 ح 49، و ج 43: 4 ـ 7 ح 2، 3 ، 5 ، 8 ، و ص 18 ح 17 و ص 43 ح 42، و ج 44: 241 ح 33، و ج 81: 112 ح 37، احقاق الحق 4: 475، و ج 10: 6، 7، 11، 16 ـ 18، 222 و 312، و ج 19: 5 ، 7 و 8، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)1: 34 ـ 43 ح 1، 2، 5، 6، 9 ـ 11، 15، 17، 19 و 22، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 321 ـ 323 .

۳8. التفسیر الکبیر فخر الرازی 11: 313، تفسیر غرائب القرآن 6 : 576.
جوامع الجامع 4: 547، مجمع البیان 10: 412ـ414، تفسیر روض الجِنان و روح الجَنان 20: 427 ـ 430، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)1: 92 ، المیزان فی تفسیر القرآن 20: 370 ـ 371.

۳9. سوره شوری 42: 23 .

۴0. فضائل اہل البیت (علیہم السلام): 179 ح 265 ، صحیح بخاری 6:44 ح 4818، جامع البیان 13: 32 ح 30680، مقاتل الطالبیین: 52، المعجم الکبیر 3: 47 ح 2641، المستدرک علی الصحیحین 3:189 ح 4802، الکشف والبیان 8 : 310 ـ 314، شواہد التنزیل 2: 189 ـ 196 ح 822 ـ 828، الکشّاف 4: 220، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 1، التفسیر الکبیر فخر رازی 9 : 595 ، تفسیر بیضاوی 5: 80، ذخائر العقبی: 25، تفسیر غرائب القرآن 6: 74، مجمع الزوائد 9: 168، الفصول المہمّة 1: 155، الدر المنثور 7: 300، فتح القدیر 4: 537،

روح المعانی 25: 44 ـ 46 .

المحاسن: 144 ـ 145 ح 45 ـ 48 ، تفسیر فرات کوفی: 387 ـ 399،
مقتل الحسین (علیہ السلام) ابن اعثم کوفی: 167، قرب الاسناد: 128 ح 450، تفسیر قمّی 2: 275 ـ 276، کافی 1: 413 ح 7، و ج 8: 93 ح 66، جوامع الجامع 4: 48، مجمع البیان 9: 42 ـ 43، تفسیر روض الجِنان و روح الجَنان 17: 122 ـ 127، متشابہات القرآن ومختلفہ 2: 59 ـ 60، عمدة عیون صحاح الاخبار: 91 ـ 94 ح 38، 39، 44، 47، 59 و 66 و ص 417 ح 614، تاویل الآیات: 530 و 533، تفسیر البرہان 4: 815 ـ 824، بحار الانوار 23 ـ 228 ـ 253، و ج 26: 252 ح 22، و ج 37: 65 ح 36 و ص 100 ح 2، و ج 43: 361 ـ 362 ح 3 و 4، تفسیر نور الثقلین 4: 571 ـ 577، تفسیر کنز الدقائق 9: 255 ـ 273، احقاق الحق 3: 2 ـ 23، و ج 9: 92 ـ 101، و ج 14: 106 ـ 115، و ج 18: 336 ـ 338، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 113 ، و ج 2: 572، 632، 705، المیزان فی تفسیر القرآن 18: 51 ـ 53، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 229 ح 1 .

۴1۔ اس کے منابع حاشیہ 2 ۴ میں بیان ہو چکے۔

۴2۔ اس کے منابع حاشیہ ۴ میں بیان ہو چکے۔

۴3۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 10: 265 .

اصول کافی 1: 459 ح 3، شرح الاخبار 3: 70، امالی مفید: 282 ح 7، نہج البلاغة صبحی صالح: 319 ـ 320 خطبہ 202، امالی طوسی: 109 ح 166، دلائل الامامة: 138 ح 46، روضة الواعظین 1 : 152 ، مناقب ابن شہرآشوب 3: 364، کشف الغمة 2: 131، 132، بحارالانوار 43: 193 ح 21 و ص 211 ح 40، الغدیر 9: 509، احقاق الحق 10: 481، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)2: 1121 ـ 1124 ح 1 ـ 3، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 394 ح 3 و ص 402 ح 2 .

۴۴۔ اس کے منابع حاشیہ ۴/1 میں بیان ہو چکے۔

۴۵۔ کافی 1:458 ح 2، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1:91 ح 5، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 293 ح 1 .

۴٦۔ امالی صدوق: 176 ح 178، دلائل الامامة: 75 ح 13، بشارةالمصطفی: 182 و 307، مناقب ابن شہرآشوب 3:199 ، عمدة عیون صحاح الاخبار 1:254 ح 319، الفضائل ابن شاذان: 524 ح 221، کشف الغمة 1:93، 107، و ج 2: 77، فرائد السمطین 2: 34 ح 371،ارشاد القلوب دیلمی 2 : 142 ، المحتضر: 109، بحار الانوار 27: 74 ح 1 و
ص 104 ح 74، و ج 28: 38 ح 1، و ج 39: 284 ح 69، و ج 43: 172 ح 13، احقاق الحق 9: 201 و 267، و ج 16: 476، عوالم العلوم فاطمہ الزہراء (علیہا السلام)2: 546 ، بیت الاحزان: 47، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 500 ـ 501 ح

23 و 24 .

۴۷ـ مقتل الحسين (علیہ السلام) خوارزمی 1: 59 اور اس میں یہ جملہ بھی ہے «بہجة قلبی ».

امالی صدوق: 175 ح 178 و ص 575 ح 787، روضة الواعظين 1: 150، تفسير روض الجِنان و روح الجَنان 4: 318، بحار الانوار 37: 85 ح 52، و ج 43: 24 ح 20 و ص 172 ح 13، احقاق الحق 4: 288، و ج 9 : 199 ، و ج 13: 77 و 79، و ج 19: 76، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) ، 1: 129 ح 23 و ص 148 ح 18، و ج 2: 542 ح 2، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 147 ح 4 و ص 334 ح 2 .

۴۸ـ اس کے منابع حاشیہ 36 میں بیان ہو چکے۔

۴۹ـ سورہ آل عمران 3: 43 .

۵۰ـ جامع البيان 3:339 ح 7031، حلية الاولياء 2: 42، الاستيعاب : 926 ، الكشّاف 1:362، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 79، التفسير الكبير فخر رازی 3: 218، الجامع لاحكام القرآن 4: 82، ذخائر العقبی: 44، الدرّ المنثور 2: 188، كنز العمّال 12: 145 ح 34411، فتح القدير 1: 338 ـ 340.

امالی صدوق: 187 ح 196 و ص 575 ح 787، علل الشرائع 1: 216، معانی الاخبار: 107 ح 1، تفسیر القمی 1: 102، تفسير عياشی 1:173 ـ 174 ، تفسير التبيان 2: 456، دلائل الامامة: 81 ح 20 و ص 149 ح 58 و ص 152 ح 66، روضة الواعظين 1: 149، مجمع البيان 2: 289، تفسير روض الجِنان و روح الجَنان 4 : 318 ، بشارة المصطفی: 274 ح 89، مناقب ابن شہرآشوب 3: 322 و 359، تفسير البرہان 1 : 618 ، بحارالانوار 37: 85 ح 52، و ج 43: 21 ـ 78 ح 10، 20، 25، 40، 46، 65، تفسير نور الثقلين 1:336 ـ 338 ح 127 ـ 136، تفسير كنز الدقائق 2: 83 ـ 85، احقاق الحق 10: 34 ـ 35، 38 ـ 39، 49 ـ 50، و ج 19، 18، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 88 ح 1 و ص 128 ح 23 و ص 130 ح 28 و ص 133 ح 38 و ص 140 ح 60، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 23 ح 12 و ص 147 ح 4 و ص 150 ح 10، و ص 323 ح 1 و ص 324 ح 2 .

51ـ سورہ آل عمران 3:103، شواہد التنزيل 1: 168 ـ 169 ح 177 ـ 180 ، مقتل الحسین (علیہ السلام)
خوارزمی 1: 59 .

تفسير فرات كوفی: 90ـ92 ح 70ـ76، تفسير قمی 1: 108، تفسير عياشی 1: 194 ح 122 و 123، معانی الاخبار: 90 ح 1 و 2 و ص 132 ح 1، امالی طوسی : 272 ح 510، جوامع الجامع 1: 194، مجمع البيان 2: 355، تفسير روض الجِنان و روح الجَنان 4: 464، مناقب ابن شہرآشوب 2: 118 و ج 3: 75 ـ 76، عمدة عيون صحاح الاخبار 1: 116 ح 95 و ص 350 ح 490، كشف الغمّة 1: 311، تاويل الآيات الظاہرة: 122 ـ 123، تفسير البرہان 1: 668 ـ 672 ح 1861 ـ 1870، بحارالانوار 24: 52 ح 5 و ص 82 ـ 85 ح 1 ـ 9، و ج 36: 15 ـ 21 ح 1 ـ 16 و ص 112 ـ 114 ح 60 و ص 258 ح 76 و ص 312 ح 157 و ص 317 ح 166 و ص 330 ح 188، تفسير نور الثقلين 1: 377 ـ 378 ح 303 ـ 308، تفسير كنز الدقائق 2: 184 ـ 185، احقاق الحق 3: 539 ـ 540، و ج 4: 285 و 288، و ج 5: 113 و 115، و ج 7: 159 ـ 160، و ج 9: 199 و 208، و ج 13: 77، 79 و 84، و ج 14 : 384 ـ 386 و 521 ـ 522،

و ج 18: 228 ـ 229 و 473، و ج 20: 204 ـ 205، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)1: 116 ح 2 .

۵2۔ اس کے منابع حاشیہ 3۸ میں بیان ہو چکے۔

فہرست منابع ۔

اثبات الهداة ، للشيخ محمّد بن الحسن بن علی بن محمّد بن الحسين ، المعروف بالحرّ العاملی (1033ـ 1104) المطبعة العلمية ، قم ، 1404ہـ .

ـ الاحتجاج ، لابی منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی (من اعلام القرن السادس) دار الأُسوة ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1422ہـ .

ـ احقاق الحقّ وازہاق الباطل ، للسيد الشهيد ضياء الدِّين القاضی نور الله بن شريف الدِّين بن ضياء الدِّين نور الله بن محمّد شاه الحسينی المرعشی التستری (956 ـ 1019) منشورات مكتبة آية الله المرعشی النجفی ، قم .

ـ الاختصاص ، لابی عبدالله محمّد بن محمّد بن النعمان العُكبری البغدادی، المعروف بالشيخ المفيد (336 ـ 412) دار المفيد ، بيروت ، الطبعة الثانية، 1414ہـ .

ـ اختيار معرفة الرجال ، المعروف بـ «رجال الكشّی» لشيخ الطائفة ابی جعفر محمّد بن الحسن بن علی الطوسی (385 ـ 460) جامعة مشهد ، 1348ش .

ـ الارشاد فی معرفة حجج الله علی العباد ، لابی عبدالله محمّد بن
محمّد بن النعمان العُكبری البغدادی ، المعروف بالشيخ المفيد (336 ـ 412) مؤسّسة آل البيت(عليهم السلام) ، بيروت ، الطبعة الثانية، 1414ہـ .

ـ ارشاد القلوب ، المُنجی من عمل به من اليم العقاب ، لابی محمّد الحسن بن ابی الحسن علی بن محمّد الديلمی (من اعلام القرن الثامن) دار الأُسوة للطباعة والنشر، قم ، الطبعة الثانية ، 1424ہـ .

ـ الاستيعاب فی معرفة الاصحاب ، لابی عمر يوسف بن عبدالله ابن محمّد بن عبد البرّ بن عاصم النمری (368 ـ 463) دار الاعلام ، الأُردن ـ عمّان ، الطبعة الأُولی ، 1423ہـ .

ـ أُسد الغابة فی معرفة الصحابة ، لعزّ الدِّين ابی الحسن علی بن ابی الكرم محمّد بن محمّد بن عبد الكريم الشيبانی ، المعروف بابن الاثير الجزری (555 ـ 630) دار الفكر ، بيروت ، الطبعة الأُولی ، 1419ہـ .

ـ اقبال الاعمال ، للسيد رضی الدِّين علی بن موسی بن جعفر بن طاووس (589 ـ 664) ، نشر مكتبة الاعلام الاسلامی ، قم ، الطبعة الثانية ، 1419ہـ .

ـ الامالی ، لشيخ الطائفة ابی جعفر محمّد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی (385 ـ 460) مؤسّسة البعثة ، قم ، الطبعة الأُولی ، 1414ہـ .

ـ الامالی ، لابی جعفر محمّد بن علی بن الحسين بن موسی بن بابويه القمّی ، المعروف بالشيخ الصدوق (م381) مؤسّسة البعثة ، قم ، الطبعة الأُولی ، 1417ہـ .

ـ الامالی ، لابی عبدالله محمّد بن محمّد بن النعمان العكبری البغدادی ، الملقّب بالشيخ المفيد (338 ـ 413) منشورات جماعة المدرّسين،
قم المقدّسة ، بالأُفست عن المطبعة الاسلامية ، طهران ، 1403ہـ .

ـ انوار التنزيل واسرار التاويل ، المعروف بـ «تفسير البيضاوى» لناصر الدِّين ابى سعيد عبدالله بن عمر بن محمّد بن على البيضاوى الشافعى (م685) شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى واولاده ، مصر ، الطبعة الثانية ، 1388هـ .
ـ بحار الانوار الجامعة لدرر اخبار الائمّة الاطهار(عليهم السلام) ، للعلاّمة المولى محمّد باقر بن محمّد تقى المجلسى (1037ـ 1110، 1111) دار الكتب الاسلامية ، طهران .
ـ البداية والنهاية ، لابى الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء ابن كثير بن زرع ، المعروف بابن كثير (700 ـ 774) دار الحديث ، القاهرة ، الطبعة الأُولى، 1413هـ .
ـ البرهان فى تفسير القرآن، للسيد هاشم بن سليمان بن اسماعيل ابن عبد الجواد بن على بن سليمان بن السيد ناصر الحسينى البحرانى التوبلى الكتكتانى (م1107) مؤسّسة البعثة ، قم ، الطبعة الأُولى ، 1415هـ .
ـ بشارة المصطفى(صلى الله عليه وآله) لشيعة المرتضى(عليه السلام) ، لابى جعفر عماد الدِّين محمّد بن ابى القاسم على بن محمّد بن على بن رستم بن يزدبان الطبرى الآملى الكجّى (كان حياً 553) مؤسّسة النشر الاسلامى ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1425هـ .
ـ بيت الاحزان فى ذكر احوالات سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء(عليها السلام) ، للشيخ عبّاس بن محمّد رضا بن ابى القاسم القمّى (1294ـ 1359) دار الحكمة ، قم، الطبعة الأُولى ، 1412هـ .
ـ تاريخ الأُمم والملوك (تاريخ الطبرى) لابى جعفر محمّد بن جرير الطبرى (224 ـ 310) ، بيروت بالأُفست عن الطبعة بالقاهرة ، 1387هـ .
ـ تاريخ بغداد (تاريخ مدينة السلام) ، لابى بكر احمد بن على بن ثابت ، المشهور بالخطيب البغدادى (392ـ 463) دار الغرب الاسلامى ، بيروت، الطبعة الأُولى، 1422هـ .
ـ تاريخ اليعقوبى ، لاحمد بن ابى يعقوب بن جعفر بن وهب بن واضح الكاتب ، المعروف باليعقوبى ، دار صادر ، بيروت .
ـ تاويل الآيات الظاهرة فى فضائل العترة الطاهرة ، للسيد شرف الدِّين على الحسينى الاسترابادى النجفى (من مفاخر اعلام القرن العاشر) مؤسّسة النشر الاسلامى، قم ، الطبعة الأُولى ، 1409هـ .
ـ التبيان فى تفسير القرآن ، لشيخ الطائفة ابى جعفر محمّد بن الحسن بن على بن الحسن الطوسى (385 ـ 460) مؤسّسة الاعلمى للمطبوعات ، بيروت ، بالأُفست عن مكتبة الامين فى النجف الاشرف .
ـ تفسير جوامع الجامع ، لابى على الفضل بن الحسن بن الفضل الطبرسى (469 ـ 548) مؤسّسة انتشارات جامعة تهران ، الطبعة الثالثة، 1377 ش .
ـ تفسير العياشى ، لابى النضر محمّد بن مسعود بن محمّد بن عياش السلمى السمرقندى ، المعروف بالعياشى (من اعلام القرن الثالث الهجرى) المكتبة العلمية الاسلامية ، طهران ، الطبعة الأُولى ، 1380ـ 1381هـ .
ـ تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان ، لنظام الدِّين الحسن بن محمّد بن حسين القمّى النيسابورى (كان حياً 828) دار الكتب العلمية، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1416هـ .
ـ تفسير فرات ، لابى القاسم فرات بن ابراهيم الكوفى . (من اعلام الغيبة الصغرى) مؤسّسة الطباعة والنشر لوزارة الثقافة والارشاد الاسلامى ، طهران ، الطبعة الأُولى ، 1410هـ .
ـ تفسير القمّى ، لابى الحسن على بن ابراهيم بن هاشم القمّى (من اعلام قرنى 3 و 4) مطبعة النجف ، النجف ، الطبعة الثانية ، 1387هـ .

ـ التفسير الكبير ، لابى عبدالله محمّد بن عمر بن الحسن بن الحسين بن على التيمى البكرى الطبرستانى ، المعروف بالفخر الرازى (543 ـ 606) دار احياء التراث العربى، بيروت ، الطبعة الثالثة ، 1420هـ .
ـ تفسير كنز الدقائق وبحر الرغائب ، لميرزا محمّد المشهدى ابن محمّد رضا بن اسماعيل بن جمال الدِّين القمّى (م حدود 1125) مؤسّسة النشر الاسلامى ، قم ، الطبعة الاُولى ، 1407ـ 1413هـ .
ـ تلخيص الشافى ، لشيخ الطائفة ابى جعفر محمّد بن الحسن بن على الطوسى (385 ـ 460) مؤسّسة انتشارات المحبّين ، الطبعة الاُولى ، 1382 ش .
ـ تهذيب الكمال فى اسماء الرجال ، لجمال الدِّين ابى الحجّاج يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على ابن ابى الزبر القضاعى ، المعروف بالمزّى (654 ـ 742) ، دار الفكر ، بيروت ، 1414هـ .
ـ التوحيد ، لابى جعفر محمّد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه القمّى، المعروف بالشيخ الصدوق (م 381) منشورات جماعة المدرّسين ، قم .
ـ جامع الاحاديث ، لجلال الدِّين عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمّد بن سابق الدِّين الخضيرى الاسيوطى ، المعروف بالسيوطى (849ـ 911) دار الفكر ، بيروت، 1414هـ .
ـ جامع البيان عن تاويل آى القرآن (تفسير الطبرى) لابى جعفر محمّد بن جرير الطبرى (224ـ 310) دار ابن حزم ، بيروت ، الطبعة الاُولى ، 1423هـ .
ـ الجامع الكبير ، لابى عيسى محمّد بن عيسى بن سورة بن موسى ابن الضحّاک السلمى (209 ـ 279) دار الغرب الاسلامى ، بيروت ، الطبعة الثانية ، 1998هـ .
ـ الجامع لاحكام القرآن ، لابى عبدالله محمّد بن احمد بن ابى بكر بن فرح الانصارى الخزرجى الاندلسى القرطبى (م 671) دار احياء التراث العربى ، بيروت، 1405هـ .
ـ الجواهر النقى ، المطبوع ضمن السنن الكبرى للبيهقى (ط بـ) لعلاء الدِّين بن على بن عثمان الماردينى ، الشهير بابن التركمانى (م745) مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية ، حيدر آباد الدكن ، الطبعة الاُولى ، 1344هـ .
ـ حلية الاولياء ، لابى نعيم احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق ابن موسى بن مهران الاصبهانى (336 ـ 430) دار الكتب العلمية ، بيروت .
ـ الخصال ، لابى جعفر محمّد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه القمّى، المعروف بالشيخ الصدوق (م 381) مؤسّسة النشر الاسلامى ، قم ، الطبعة الخامسة، 1416هـ .
ـ الدرّ المنثور فى التفسير بالماثور ، لجلال الدِّين عبد الرحمن ابن
ابى بكر بن محمّد بن ابى بكر بن عثمان بن محمّد بن خضر بن ايوب بن محمّد بمام الدِّين الحضيرى، المعروف بالسيوطى (849 ـ 911) دار احياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الأُولى 1421هـ .
ـ دلائل الامامة ، لابى جعفر محمّد بن جرير بن رستم الطبرى (من اعلام القرن الخامس) مؤسّسة البعثة ، قم ، الطبعة الاُولى ، 1413هـ .
ـ دلائل النبوّة ومعرفة احوال صاحب الشريعة ، لابى بكر احمد ابن الحسين بن على بن موسى البيهقى الخسروجردى (384 ـ 458) دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الاُولى ، 1405هـ .
ـ ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى ، للعلاّمة الحافظ محبّ الدِّين ابى العبّاس احمد بن عبدالله بن ابى بكر بن محمّد الطبرى (615 ـ 794) ، مكتبة القدسى، القاهرة، 1356 هـ .
ـ روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم والسبع المثانى ، لشهاب الدِّين ابى الفضائل محمّد بن عبدالله الحسينى

الآلوسى (1217ـ 1270) دار احياء التراث العربى، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1420هـ .
ـ روضة الواعظين ، لابى على محمّد بن الحسن بن على بن احمد بن على الفتّال النيسابورى الفارسى (م 508) المطبعة امير ـ قم ، الطبعة الأُولى ، 1368 ش .
ـ روضُ الجِنان وروحُ الجَنان فى تفسير القرآن ، المشهور بـ «تفسير الشيخ ابو الفتوح الرازى» ، لجمال الدِّين ابى الفتوح الحسين بن على بن محمّد بن احمد بن الحسين بن احمد الخزاعى الرازى النيسابورى (م حدود 554) بنياد پژوهشهاى اسلامى آستان قدس رضوى (مؤسّسة الدراسات الاسلامية التابعة للروضة الرضوية) مشهد ، 1371ش .
ـ سنن ابى داود ، لسليمان بن الاشعث بن عمرو بن عامر السجستانى (202 ـ 275) دار ابن حزم ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1418هـ .
ـ سنن الترمذى (الجامع الصحيح) لابى عيسى محمّد بن عيسى ابن سورة بن موسى بن الضحاك السلمى (209 ـ 279) دار احياء التراث العربى ، بيروت ، 1415هـ .
ـ السنن الكبرى ، لابى بكر احمد بن الحسين بن على بن موسى البيهقى الخسروجردى (384 ـ 458) دار الفكر ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1419هـ .
ـ سير اعلام النبلاء ، لابى عبدالله شمس الدِّين محمّد بن احمد ابن عثمان بن قايماز التركمانى الفارقى ، المشتهر بالذہبى (673 ـ 748) ، دار الفكر ، بيروت، الطبعة الأُولى ، 1417هـ .
ـ الشافى فى الامامة ، للشريف المرتضى على بن الحسين بن موسى بن محمّد بن موسى بن ابراہيم بن موسى الكاظم بن جعفر الصادق(عليهم السلام)(355 ـ 436هـ) مؤسّسة الصادق ، طهران ، الطبعة الثانية ، 1410هـ .
ـ شرح الاخبار فى فضائل الائمّة الاطہار(عليهم السلام) ، للقاضى النعمان ابن محمّد التميمى المغربى (م 363) ، مؤسّسة النشر الاسلامى، الطبعة الأُولى ، 1409هـ .
ـ شرح نہج البلاغة ، لعبد الحميد بن ہبة الله بن محمّد بن محمّد ابن الحسين المدائنى ، المعروف بابن ابى الحديد (586 ـ 655) مؤسّسة اسماعيليان، قم .
ـ شواہد التنزيل لقواعد التفضيل فى الآيات النازلة فى اہل البيت صلوات الله وسلامہ عليہم ، لابى القاسم عبيد الله بن عبدالله بن احمد بن محمّد بن حسكان، المعروف بالحاكم الحسكانى (من اعلام القرن الخامس الہجرى) مؤسّسة الطبع والنشر التابعة لوزارة الثقافة والارشاد الاسلامى ، الطبعة الأُولى ، 1411هـ .
ـ صحيح البخارى ، لابى عبدالله محمّد بن اسماعيل بن ابراہيم ابن المغيرة بن بَردزبَة البخارى الجعفى (194 ـ 256) دار الفكر للطباعة والنشر ، 1419هـ .
ـ صحيح مسلم ، لابى الحسين مسلم بن الحجّاج بن مسلم القشيرى النيسابورى (206ـ 261) دار ابن حزم ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1416هـ .
ـ علل الشرائع ، لابى جعفر محمّد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويہ القمّى، المعروف بالشيخ الصدوق (م381) المكتبة الحيدرية ومطبعتها ، النجف الاشرف ، 1385هـ .
ـ عمدة عيون صحاح الاخبار فى مناقب امام الابرار ، لابى الحسين يحيى بن الحسن بن الحسين بن على بن محمّد بن البطريق الاسدى الحلّى ، المعروف بابن البطريق (533 ـ 600) مؤسّسة النشر الاسلامى ، قم المشرّفة ، 1407هـ .
ـ عوالم العلوم والمعارف والاحوال من الآيات والاخبار والاقوال ، للشيخ عبدالله بن نور الله البحرانى الاصفهانى

(من اعلام تلامذة المجلسى) مؤسّسة الامام المهدى(عليه السلام) ، قم المقدّسة ، الطبعة الأُولى ، 1405ـ 1416ہـ .
ـ عيون اخبار الرضا(عليه السلام) ، لابى جعفر محمّد بن على بن الحسين ابن
موسى بن بابويه القمّى ، المعروف بالشيخ الصدوق (م381) دار العلم ، قم ، 1377ہـ .
ـ الغدير فى الكتاب والسنّة والادب ، للشيخ عبد الحسين احمد الامينى النجفى (1320ـ 1390) ، مركز الغدير للدراسات الاسلامية ، قم ، الطبعة الأُولى، 1416ہـ .
ـ فتح القدير الجامع بين فنّى الرواية والدراية من علم التفسير ، لمحمّد بن على بن محمّد بن عبدالله بن الحسن بن محمّد بن صلاح بن على بن عبدالله الشوكانى (1173ـ 1250) دار الفكر ، بيروت ، الطبعة الثالثة ، 1393ہـ .
ـ فرائد السمطين فى فضائل المرتضى والبتول والسبطين والائمّة من ذريتهم(عليهم السلام) ، للشيخ ابراہيم بن محمّد بن المؤيد ابو بكر بن محمّد بن حمّويه الجوينى الخراسانى ، المعروف بالحموى وابن حمّويه (644 ـ 722) مؤسّسة المحمودى للطباعة والنشر ، الطبعة الأُولى ، 1398ہـ .
ـ الفضائل ، للشيخ سديد الدين ابى الفضل شاذان بن جبرئيل بن ابى طالب القمّى (من اعلام القرن السادس) مؤسّسة ولى عصر ، قم ، الطبعة الأُولى ، 1422ہـ .
ـ فضائل اہل البيت(عليهم السلام) من كتاب فضائل الصحابة، لابى عبدالله احمد بن محمّد بن حنبل (164 ـ 241) و استدراك عبدالله بن احمد بن محمّد بن حنبل (290) وابى بكر احمد بن جعفر بن حمدان القطيعى (368) المجمع العالمى للتقريب بين المذاہب الاسلامية ، الطبعة الأُولى ـ 1425 ہـ .
ـ قرب الاسناد ، لابى العبّاس عبدالله بن جعفر بن الحسين بن مالك
بن جامع الحميرى القمّى (من اعلام القرن الثالث) مؤسّسة آل البيت(عليهم السلام)لاحياء التراث ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1413ہـ .
ـ الكافى ، لثقة الاسلام ابى جعفر محمّد بن يعقوب بن اسحاق الكلينى الرازى (م 329) دار الكتب الاسلامية ، طہران ، الطبعة الثالثة ، 1388 ـ 1389ہـ .
ـ الكامل فى التاريخ ، لعزّ الدِّين ابى الحسن على بن محمّد بن محمّد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيبانى ، المعروف بابن الاثير (555 ـ 630) دار الكتاب العربى ، بيروت ، الطبعة الثالثة ، 1422ہـ .

ـ كتاب سليم بن قيس الهلالى ، لابى صادق سليم بن قيس الهلالى العامرى الكوفى (م76) مطبعة نگارش ، الطبعة الثالثة ، 1423ہـ .
ـ الكشّاف عن حقائق غوامض التنزيل وعيون الاقاويل فى وجوه التاويل ، لابى القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمّد الخوارزمى الزمخشرى (467 ـ 538) دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1366ہـ .
ـ كشف الغمّة فى معرفة الائمّة(عليهم السلام) ، لبهاء الدِّين على بن عيسى ابن ابى الفتح الاربلى (م693) المطبعة العلمية ، قم، بالأُفست عن مكتبة بنى ہاشم ، تبريز ، 1381ہـ .
ـ الكشف والبيان ، المعروف تفسير الثعلبى ، لابى اسحاق احمد ابن محمّد بن ابراہيم الثعلبى النيسابورى (م 427) دار احياء التراث العربى ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1422ہـ .
ـ كفاية الاثر فى النصّ على الائمّة الاثنى عشر ، لابى القاسم على ابن محمّد بن على الخزّاز القمّى الرازى (من اعلام القرن الرابع) انتشارات بيدار،
مطبعة الخيام ، قم ، 1410ہـ .

ـ كنز العمّال فى سنن الاقوال والافعال ، لعلى بن حسام الدين بن عبد الملك الجونبورى ، المشهور بالمتّقى الهندى (885 ـ 975) مؤسّسة الرسالة ، بيروت ، 1409هـ .
ـ لسان الميزان ، لشهاب الدِّين احمد بن على بن محمّد بن محمّد بن على بن احمد، الشهير بابن حجر العسقلانى (773 ـ 852) دار احياء التراث العربى ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1416هـ .
ـ مائة منقبة من مناقب امير المؤمنين على بن ابى طالب والائمّة من ولده(عليهم السلام)من طريق العامّة ، لابى الحسن محمّد بن احمد بن على بن الحسن بن شاذان القمّى (كان حياً 412) مدرسة الامام المهدى(عليه السلام) ، قم المقدّسة ، الطبعة الأولى ، 1407هـ .
ـ متشابه القرآن ومختلفه ، لابى جعفر محمّد بن على بن شهرآشوب السروى المازندرانى (م 588) انتشارات بيدار .
ـ مجمع البيان فى تفسير القرآن ، لابى على الفضل بن الحسن بن الفضل الطبرسى (469 ـ 548) دار الفكر ، بيروت ، 1414هـ .
ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، لنور الدِّين على بن ابى بكر بن سليمان الهيثمى الشافعى (735 ـ 807) دار الكتب العلمية ، بيروت ، 1408هـ .
ـ المحاسن ، لاحمد بن ابى عبدالله محمّد بن خالد بن عبد الرحمن بن محمّد بن على البرقى الكوفى (م274 او 280) دار الكتب الاسلامية ، قم .
ـ مروج الذهب ومعادن الجوهر ، لابى الحسن على بن حسين ابن على المسعودى (م 645) منشورات دار الهجرة ، قم ، الطبعة الثانية ، 1404هـ .
ـ المستدرك على الصحيحين ، لابى عبدالله محمّد بن عبدالله بن حمدويه بن نعيم بن الحكيم الضبّى الطهمانى النيسابورى الشافعى ، المعروف بابن البيع (321 ـ 405) دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1411هـ .
ـ المسند ، لابى عبدالله احمد بن محمّد بن حنبل بن هلال الشيبانى (164ـ 241) دار الفكر ، بيروت ، الطبعة الثانية ، 1414هـ .
ـ مسند فاطمة الزهراء(عليها السلام)، للشيخ عزيز الله العطاردى ، انتشارات عطارد ، الطبعة الأُولى ، 1412هـ .
ـ مشكل الآثار ، لابى جعفر احمد بن محمّد بن سلامة بن سلمة الازدى الطحاوى المصرى الحنفى (229 ـ 321) دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأُولى، 1415هـ .
ـ مصباح الانوار فى فضائل امام الابرار ، للشيخ هاشم بن محمّد ، من مخطوطات مكتبة العمومى آية الله المرعشى النجفى ، الرقم 5195 .
مصباح الكفعمى ، او جنّة الامان الواقية وجنّة الايمان الباقية، لتقى الدِّين ابراهيم بن على بن الحسن بن محمّد بن صالح بن اسماعيل الحارثى الكفعمى العاملى (840 ـ 905) منشورات الرضى، زاهدى .
ـ مصباح المتهجّد ، لابى جعفر محمّد بن الحسن بن على بن الحسن الطوسى ، المشتهر بشيخ الطائفة والشيخ الطوسى (385 ـ 460) مؤسّسة فقه الشيعة ، بيروت ، الطبعة الأُولى ، 1411هـ .
ـ معانى الاخبار ، لابى جعفر محمّد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه القمّى ، المعروف بالشيخ الصدوق (م381) مؤسّسة النشر الاسلامى ،
قم ، الطبعة الثالثة ، 1416هـ .
ـ معجم احاديث الامام المهدى(عليه السلام) ، للهيئة العلمية فى مؤسّسة المعارف الاسلامية ، الطبعة الأُولى ، 1411هـ .

ـ المعجم الكبير ، لابى القاسم سليمان بن احمد بن ايوب اللّخمى الطبرانى (260 ـ 360) دار احياء التراث العربى ، بيروت ، الطبعة الثانية ، 1404هـ .
ـ مقاتل الطالبيين ، لعلى بن الحسين بن محمّد بن احمد بن الهيثم بن عبد الرحمان ، المعروف بابى الفرج الاصبهانى (284 ـ 356) دار المعرفة ، بيروت .
ـ مقتل الحسين(عليه السلام) ، لابى المؤيد اخطب خوارزم الموفّق بن احمد بن محمّد المكّى الخوارزمى (م 568) مكتبة المفيد ، قم، بالأُفست، عن الطبعة فى النجف الاشرف 1367 هـ .
ـ مقتل الحسين(عليه السلام)(وقعة الطف) للمؤرّخ لوط بن يحيى بن سعيد بن مخنف بن سليم الازدى (م 158) المطبعة العلمية ، قم ، الطبعة الثانية ، 1364ش .
ـ مقتل الحسين(عليه السلام)وقيام المختار ، لابى محمّد احمد بن اعثم الكوفى ، انتشارات انوار الهدى ، قم ، الطبعة الثانية ، 1424هـ .
ـ المناقب ، لابى المؤيد اخطب خوارزم الموفّق بن احمد بن محمّد المكّى الخوارزمى (م568) ، مؤسّسة النشر الاسلامى ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1417هـ .
ـ مناقب آل ابى طالب(عليهم السلام) ، لابى جعفر محمّد بن على بن شهرآشوب السروى المازندرانى (م588) منشورات علاّمة ، المطبعة العلمية ، قم .
ـ ميزان الاعتدال فى نقد الرِّجال ، لابى عبدالله شمس الدِّين محمّد بن احمد بن عثمان بن قايماز التركمانى الفارقى ، المشتهر بالذہبى (673ـ 748) ، دار الفكر، بيروت .
ـ الميزان فى تفسير القرآن ، للعلاّمة السيد محمّد حسين الطباطبائى (1321ـ 1403) مؤسّسة مطبوعاتى اسماعيليان ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1393هـ .
ـ نہج البلاغة ، وہو مجموع ما اختاره ابو الحسن محمّد بن الحسين بن موسى بن محمّد بن موسى بن ابراہيم بن الامام موسى بن جعفر(عليهم السلام) ، المعروف بـ «الشريف الرضى» (359 ـ 406) من كلام امير المؤمنين على بن ابى طالب(عليه السلام) ، تحقيق الدكتور صبحى الصالح، دار الهجرة ، قم .
ـ نہج الحقّ وكشف الصدق ، لجمال الدِّين ابى منصور الحسن ابن يوسف بن على بن محمّد بن المطهّر الاسدى ، المعروف بالعلاّمة الحلّى (648ـ 726) مؤسّسة دار الهجرة ، قم ، الطبعة الأُولى ، 1407هـ